نیپال کے وفد کی ملاقات

☆ بعد ازاں نیپال سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

☆ نیپال سے چھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یُو کے میں شامل ہوا۔ ان میں سے تین مہمان حضرات تھے۔ جن میں ایک Dr. Milan Maharjan صاحب تھے، جو Head of Ear Care Nepal تھے، جن کا تعلق بدھسٹ کمیونٹی سے ہے۔

دوسرے Mr Naresh Shakya صاحب تھے، جو ایک بدھسٹ سکالر اور ٹیچر ہیں۔ تیسرے مہمان Dr Govinda Upaddyaya صاحب تھے، جو ہندو ہیں اور Tribhuman یونیورسٹی کھٹمنڈو میں فلاسفی اور سائیکالوجی کے پروفیسر ہیں۔

☆ وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ ہمارا اسلام سے یہ پہلا تعارف ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اسلام کی صحیح تصویر ہے جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔

☆ مہمانوں نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ بہت اچھا تھا۔ ہم جلسہ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ایسا نظارہ ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ تیس ہزار لوگ ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور پھر سارا انتظام ایک عارضی انتظام کے تحت ہو اور انتظامات میں کوئی سقم نہ ہو۔ سب کام عمدہ رنگ میں انجام پائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے جو جلسہ سالانہ اور سارے انتظامات دیکھے ہیں، یہی اسلام کی حقیقی اور سچی تصویر ہے۔

☆ وفد کے ممبران کا قیام جامعہ احمدیہ میں تھا۔ ممبران نے وہاں ڈیوٹی دینے والے جامعہ کے طلباء کی تعریف کی کہ بہت اچھی طرح ان طلباء نے ہمارا خیال رکھا اور ہماری خدمت کی ہے۔

☆ پروفیسر Dr Govinda صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سُن کر مجھے میرے سارے سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ یہاں آ کر میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ این جی او Ear Care کی ہیڈ ڈاکٹر میلان مہاراجن صاحبہ نے جلسہ کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں جلسہ کا انتظام دیکھ کر بہت حیران ہوئی خاص کر یہ معلوم کر کے کہ تمام انتظام کرنے والے رضا کار ان ہی ہیں۔ نوجوان رضا کاروں کا جوش اور ولولہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے۔ عالمی بیعت کا منظر بھی نا قابل بیان تھا۔ امام جماعت احمدیہ سے ملاقات سے قبل میرا خیال تھا کہ وہ دیگر مذہبی رہنماؤں کی طرح بہت ہی سنجیدہ اور سخت مزاج کے حامل ہوں گے لیکن وہ تو بہت ہی عاجز اور نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو کرنے والے انسان ہیں۔

☆ بدھسٹ سکالر اور ٹیچر Naresh Shakya صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس جلسہ کی برکات تو جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے ہی ظاہر ہونے لگ گئی تھیں۔ ہر چیز خود بخود ہو رہی تھی۔ وہ نوجوانوں کا خدمت کا جذبہ اور ولولہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے یہ چیز بدھ مت اور احمدی مسلمانوں کے درمیان فرق کرتی ہے کہ بدھ مت کے اندر اس جذبہ کے ساتھ کام کرنے والے لوگ نہیں ملتے۔ امام جماعت احمدیہ کو مل کر اس بات کا احساس ہوا کہ وہ نہایت روحانی شخصیت کے حامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن کے پاس دوسروں کے جذبات اور احساسات کو جاننے کا ملکہ ہے۔ وہ اتنی بڑی جماعت کے سربراہ ہونے کے باوجود نہایت عاجز شخص ہیں۔

☆ فلاسفی اور سائیکالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر گووندہ اُپادایا صاحب جو کہ کھٹمنڈو کی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اور ہندومت سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے کہ اسلام احمدیت کے باوجود بھی مسلمان کس طرح انتہا پسند بن سکتے ہیں؟ جماعت احمدیہ کا یہ امن کا پیغام نیپال کے ہر کونہ تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ 'جماعت احمدیہ ساری انسانیت کے لئے ایک نمونہ ہے۔'

☆ نیپال کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ایک بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔